اشفاق احمد

(۱۹۲۵ء۔ ۲۰۰۴ء)

پاکستان کے مشہور ڈراما نگار، شاعر، افسانہ نگار، صدا کار اور دانش ور، اشفاق احمد ضلع فیروز پور (ہندوستان) کے ایک قصبے مکتسر میں ڈاکٹر محمد خاں کے گھر پیدا ہوئے۔ اپنے آبائی قصبے سے ۱۹۴۳ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد، گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لے لیا اور ایم اے اردو کا امتحان پاس کیا۔ قیامِ پاکستان کے فوراً بعد فیروز پور سے لاہور آ گئے اور دیال سنگھ کالج میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ پھر دو سال تک روم یونیورسٹی میں اردو کے استاد رہے۔ وہیں اطالوی زبان میں ڈپلوما حاصل کیا۔ فرانسیسی زبان کا ڈپلوما گرونوبل یونیورسٹی (Grenoble University) فرانس سے حاصل کیا۔ نیو یارک سے ریڈیائی نشریات کی تربیت لی۔ وطن واپسی پر اپنا اشاعتی ادارہ ''داستان سرائے'' قائم کیا اور رسالہ ''داستان گو'' جاری کیا۔ ریڈیو نشریات میں ''تلقین شاہ'' اشفاق احمد کا سلسلہ وار فیچر عوام میں بے حد مقبول ہوا۔

پاکستان ٹیلی وژن کے لیے متعدد ڈرامے لکھے لیکن ''ایک محبت سو افسانے'' کی سیریز کے تحت دکھائے گئے ڈرامے زیادہ مشہور ہوئے۔ ان کا افسانہ ''گڈریا'' اردو ادب میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ ڈراموں میں ''من چلے کا سودا'' نے بھی خاصی شُہرت پائی۔ ان کی علمی، ادبی خدمات کے عوض ۱۹۷۹ء میں حکومتِ پاکستان کی طرف سے صدارتی تمغا برائے حسنِ کارکردگی عطا کیا گیا۔

اشفاق احمد کی مشہور تصانیف میں ''ایک محبت سو افسانے''، ''کھٹیا وٹیا''، ''توتا کہانی''، ''ٹاہلی دے تھلّے''، ''اُچّے بُرج لاہور دے'' اور ''کارواں سرائے'' وغیرہ شامل ہیں۔

اشفاق احمد کا اسلوبِ بیان نہایت سادہ، پُر اثر اور دل میں اتر جانے والا ہے۔ وہ عام فہم زبان میں گہرے فلسفیانہ اور روحانی نکات بیان کرتے ہیں جو قاری یا سامع کے ذہن پر دیر پا اثرات چھوڑتے ہیں۔ ان کے جملے مختصر مگر معنی خیز ہوتے ہیں اور زندگی کی پیچیدگیوں کو نہایت سہل اور فطری انداز میں واضح کرتے ہیں۔ اشفاق احمد کی تحریروں میں تصوّف، اخلاقیات اور انسانی رویّوں کی عمدہ عکّاسی ملتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

5

محسنؒ محلہ

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو افسانہ "محسن محلہ" کے بنیادی موضوع سے روشناس کرانا
- تنقیدی سوچ کو فروغ دینا تاکہ طلبہ سماجی مسائل پر گہرائی سے سوچ سکیں
- افسانے کے اسلوب، کردار نگاری اور بیانیہ تکنیک کے تجرباتی پہلو سے آگاہ کرنا
- سماجی ذمے داری اور احساسِ آدمیت کا جذبہ بیدار کرنا
- طلبہ کو تذکیر و تانیث اور اسم، فعل اور حرف کی پہچان کروانا

کسی کو ٹھیک سے معلوم نہیں کہ ماسٹر الیاس کب اس محلہ میں آیا تھا اور کب اُس نے یہ کوٹھڑی کرائے پر لی تھی لیکن اس بات کا ہر ایک کو علم تھا کہ ماسٹر الیاس مہاجر ہے اور اس کا تعلق انبالے کے کسی علاقے سے ہے، کیوں کہ وہ بولی ہی ایسی بولتا ہے جو انبالے، پٹیالے میں بولی جاتی ہے۔

ماسٹر الیاس کرائے کی کوٹھڑی میں رہتا تھا اور اُس کے پاس محلے کے لڑکے گنتی سیکھنے، پہاڑے کہنے اور تختی لکھنے کے لیے آجاتے تھے۔

اُس کے پاس دولڑا کا بٹیر اور ایک اصیل مرغا تھا۔ بٹیر تو پنجروں میں بند رہتے تھے لیکن اصیل مرغا، اُس کی کوٹھڑی کے دروازے سے ذرا دور کھڑا رہتا تھا۔ ماسٹر الیاس نے مرغے کی ایک ٹانگ میں پیتل کا چھلّا ڈال کر اس سے مضبوط ڈور باندھ رکھی تھی اور اس ڈور کا دوسرا سرا اپنی کوٹھڑی کی دہلیز میں میخ ٹھوک کر اس سے باندھ رکھا تھا۔ محسن محلہ کے سبھی لوگ ماسٹر الیاس کی عزت کرتے تھے اور اس کو السلام علیکم کہہ کر اس کے دروازے کے آگے سے گزرتے تھے۔ ماسٹر جی کچھ اور کام بھی کرتے تھے لیکن کسی کو اس کا علم نہیں تھا۔ شاید وہ سبزی منڈی میں منشی گیری کرتے تھے یا کسی دُور کے محلے میں پھیری لگاتے تھے یا کسی کارخانے میں رنگ وروغن کی دہاڑی کرتے تھے، کوئی اس کی بابت اچھی طرح سے نہیں جانتا تھا لیکن اتنا سب کو معلوم تھا کہ ماسٹر الیاس کی گزر بسر ذرا تنگی تُرشی سے ہی ہوتی ہے۔

دراصل ماسٹر صاحب سیدھے آدمی تھے اور اُن کو زمانے کے ساتھ چلنے کا ڈھنگ نہیں آتا تھا۔ کچھ تو ان کی شکل ہی ایسی تھی کہ اسے دیکھ کر لوگوں کے دل میں محبت یا ہمدردی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا تھا اور کچھ اُن کی گفت گو اس انداز کی ہوتی تھی کہ کسی کو اس پر یقین نہیں آتا تھا۔ وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے، ہیرا پھیری نہیں کرتے تھے، مبالغے سے کام نہیں لیتے تھے، شیخی نہیں بگھارتے تھے، کسی کو خوف زدہ نہیں کرتے تھے، اسی وجہ سے کسی کو ان کی بات پر یقین نہیں آتا تھا۔ ان کی گفت گو میں، گرامر کی اور علمِ بیان کی بہت سے غلطیاں ہوتی تھیں اور سننے والا اُجھلا کر ان کی صحبت چھوڑ دیتا تھا۔ وہ اتنے سیدھے اور اس قدر بے پیچ تھے کہ انسان ہی نہیں لگتے تھے۔ سارے محلے پر اور ساری سوسائٹی پر ایک بوجھ سا لگتے تھے اور چوں کہ ایسے لوگوں کے ساتھ رسم و راہ پیدا کرنا کوئی بھی پسند نہیں کرتا، اس لیے کوئی بھی ان کا دوست نہیں تھا۔

سردیوں کی ایک شام، مالک مکان نے ماسٹر الیاس کو بڑے سخت الفاظ میں ڈانٹا اور دھمکی دی کہ اگر اُس نے تین دن کے اندر اندر پچھلے

www.ilmkidunya.com

چھ ماہ کا کرایہ ایک ساتھ ادا نہ کیا تو وہ اس کا سامان نکال کر باہر پھینک دے گا۔ ماسٹر جی کی خوف کے مارے گھگھی بندھ گئی کیوں کہ ان کے پاس ایک سواسی روپے یک مشت موجود نہیں تھے، صرف چالیس روپے تھے۔ جن کے ساتھ دس کا ایک نوٹ اور ملا کر انھوں نے پچاس بنا لیے تھے۔ پہلے تو مالک مکان پچیس تیس، چالیس پچاس لے کر آگے کی تاریخ دے دیا کرتا تھا لیکن اس مرتبہ وہ تڑنگ ہو گیا اور اس نے دھاگے میں پروئے ہوئے پچاس روپے اصیل مرغے کے آگے پھینک کر کہا: ''جا اوئے! میں نہیں لیتا۔ مجھے پورے ایک سواسی کر کے دے۔''

جب وہ یہ کہہ کر چلا گیا تو ماسٹر الیاس نے پچاس روپے فرش پر سے اٹھا کر اپنی واسکٹ کی جیب میں ڈال لیے، پھر وہ اپنی کوٹھڑی کے اندر جا کر چارپائی پر دُکھی سے ہو کر بیٹھ گئے اور شدید غم کے باعث ان کی گھگھی بندھ گئی اور یہ پہلا موقع تھا کہ روئے بغیر کسی شخص کی گھگھی بندھی ہو!

وعدے کے مطابق مالک مکان نے ان کا سامان اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ ماسٹر صاحب کی چارپائی ٹرانسفارمر والے دو کھمبوں کے پیچھے لگا دی اور ان کا باقی سامان اس کے اردگرد چُن دیا۔ اس نے کوٹھڑی کو نیا چینی تالا لگایا اور سکوٹر پر سوار ہو کر اپنے گھر چلا گیا۔ اس کا گھر اس محلے سے کافی دُور تھا اور وہ اپنی کوٹھڑیوں کا کرایہ وصول کرنے ماہ بہ ماہ آیا کرتا تھا۔

ماسٹر صاحب نے ایک رات جوں توں کر کے ٹرانسفارمر کے نیچے گزاری اور اگلے دن، شیخ کریم نواز کی حویلی پہنچ کر اس سے دو سو روپے اُدھار کے طلب گار ہوئے۔ شیخ صاحب نے ماسٹر صاحب کو نیک دل، سادہ لوح اور مرنجان مرنج شخص سمجھ کر ٹرخا دیا کیوں کہ ایسے احمق لوگوں کو زیادہ رقم دینا اچھا نہیں ہوتا، پھر وہ اسماعیل بزاز کی دُکان پر گئے اور رقم میں کمی کر کے ڈیڑھ سو کا سوال ڈالا۔ اُس نے بھی معذرت کر لی۔ محلے کا کوئی نائی، حلوائی، قصائی، ڈاکٹر، وید، وکیل، ماسٹر صاحب نے نہیں چھوڑا لیکن ہر طرف سے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا کیوں کہ ان لوگوں کو شدید مہنگائی نے گھیر رکھا تھا اور اُن کے پاس اُدھار دینے کو کچھ بھی باقی نہ تھا۔

جس دن ماسٹر الیاس نے ہومیو پیتھک ڈاکٹر کو اپنی نبض دکھائی، اُس روز انھیں ٹرانسفارمر کے نیچے سوتے آٹھواں دن تھا۔ ڈاکٹر نے سٹیتھوسکوپ لگا کر دیکھا اور کہا: ''ماسٹر صاحب! نمونیہ ہے۔ میں آپ کو پُڑیا تو دے دیتا ہوں لیکن آپ کسی اور کو بھی دکھائیں۔'' ماسٹر صاحب نے کہا، ''بہت اچھا'' اور گرم دودھ پینے جبار حلوائی کی دُکان پر چلے گئے۔ انھوں نے دودھ پی کر اپنی نبض جبار کو دکھائی اور پھر گڑگڑا کر اس سے دو سو روپے قرض کی درخواست کی۔ جبار ہنس پڑا۔ اس کو پتا تھا کہ ایسے شخص کو کوئی ایک روپیا بھی اُدھار نہیں دے سکتا، یہ پورے دو سو مانگ رہا ہے۔ جب ایسی انہونی بات ہو تو ہر ایک کو ہنسی آ جاتی ہے اور اسی وجہ سے جبار ہنس پڑا تھا، ورنہ عام زندگی میں وہ بہت ہی کم ہنستا تھا۔

مسلسل تین دن تک ماسٹر الیاس اپنی رضائی سر پر اگلو کی طرح اوڑھ کر چارپائی پر بیٹھے رہے۔ جو کوئی وہاں سے گزرتا، السّلام علیکم کہہ کر یہ ضرور پوچھتا: ''کیوں جی ماسٹر جی! دھوپ سینکی جا رہی ہے؟'' اور ماسٹر جی اندر سے بند آواز میں جواب دیتے: ''ہاں جی، تھوڑی سردی لگ رہی تھی!''

چوتھے روز فجر کی اذان کے وقت جب ماسٹر صاحب فوت ہو گئے تو محسن محلہ کے ایک ایک شخص کو ان کی موت کا بڑا صدمہ ہوا۔ ناشتے کا وقت ختم ہونے تک، ہر شخص خاموشی اور دُکھ کے کوئیں میں لپٹ کر دھوپ میں جا کھڑا ہوا۔ ماسٹر جی کے بٹیروں کو کٹورہ بھر کنگنی اور ان کے مرغے کو آٹے کی آب خورہ بھر گولیاں ڈال دی گئیں۔ شیخ کریم نواز صاحب اپنی حویلی سے نکل کر ٹرانسفارمر کے نیچے آ بیٹھے۔ یہاں لوگوں

نے بڑی سی دری بچھادی اور دو تین تازہ اخبار لاکر رکھ دیے۔ لوگ جمع ہونے شروع ہوئے۔ شیخ کریم نواز نے دو سو روپے نکال کر سعید اور بلال کو سکوٹر پر بھیجا کہ جا کر قبر کا بندوبست کریں۔ تین سو روپے بابو جلال کو دیے کہ رحمت کو ساتھ لے جا کر لٹھے، کافور، عرقِ گلاب اور پھولوں کا بندوبست کریں۔ جبار حلوائی نے دودھ پتی کا ایک پتیلا کاڑھ کر صف پر پہنچا دیا۔ لوگوں نے ماسٹر صاحب کی رسمِ قُل کے لیے پیسے جمع کرنے شروع کیے اور دیکھتے دیکھتے محسن محلہ کے لوگوں نے آٹھ سو گیارہ روپے جمع کر کے شیخ کریم نواز صاحب کے پاس محفوظ کرا دیے۔

(سفرِ مینا)

مشق

1 سبق "محسن محلہ" کو ذہن میں رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

i ماسٹر الیاس کون تھے اور ان کا تعلق کس شہر سے تھا؟

ii ماسٹر الیاس کی باتوں پر لوگوں کو یقین کیوں نہیں آتا تھا؟

iii مکان کا ماہانہ کرایہ کتنا تھا اور ماسٹر الیاس کے ذمے کتنے مہینوں کا کرایہ واجب الادا تھا؟

iv ماسٹر الیاس رقم ادھار لینے کے لیے کس کس کے پاس گئے اور انھیں کیا جواب ملا؟

v ماسٹر الیاس میں نمونیہ تشخیص کس نے کیا تھا؟

vi ماسٹر الیاس کی وفات کے بعد محسن محلہ کے مکینوں نے کیا کیا؟

2 درست جوابات کی نشان دہی کریں:

i ماسٹر الیاس رہتے تھے:

(الف) کرائے کے مکان میں　(ب) کرائے کی کوٹھڑی میں

(ج) کرائے کے فلیٹ میں　(د) کرائے کی حویلی میں

ii ماسٹر الیاس نے مرغے کی ایک ٹانگ میں چھلا ڈال رکھا تھا:

(الف) سونے کا　(ب) لوہے کا

(ج) تانبے کا　(د) پیتل کا

iii مالک مکان نے کوٹھڑی کو لگایا:

(الف) چینی تالا　(ب) دیسی تالا

(ج) ولایتی تالا　(د) وزیر آبادی تالا

www.ilmkidunya.com

iv ماسٹر صاحب نے دوسو روپے ادھار طلب کیے:

(الف) اسماعیل بزاز سے (ب) ڈاکٹر سے

(ج) بابو جلال سے (د) شیخ کریم نواز سے

v ماسٹر صاحب اپنی رضائی اوڑھ کر چارپائی پر بیٹھے رہے:

(الف) دو دن (ب) تین دن

(ج) چار دن (د) پانچ دن

vi ماسٹر جی کے بٹیروں کا کٹورہ بھر دیا گیا:

(الف) کنگنی سے (ب) باجرہ سے

(ج) چاولوں سے (د) آب خورہ بھر گولیوں سے

3 افسانہ "محسن محلہ" کا خلاصہ تحریر کریں۔

4 "محسن محلہ" کا مرکزی خیال لکھیں۔

5 اِعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

انبالہ	السلام علیکم	گھگھی	مرنجاں مرنج
احمق	بزاز	عرق	تڑنگ

6 سبق کی روشنی میں صحیح رغلط بیانات کی نشان دہی کریں:

i اس کے پاس ایک بٹیر اور دو اصیل مرغے تھے۔ ☐ صحیح ☐ غلط

ii شاید وہ سبزی منڈی میں منشی گیری کرتے تھے۔ ☐ صحیح ☐ غلط

iii وہ اتنے سیدھے اور اس قدر بے پیچ تھے کہ معصوم انسان لگتے تھے۔ ☐ صحیح ☐ غلط

iv ماسٹر صاحب نے ایک رات جوں توں کر کے ٹرانسفارمر کے سامنے گزاری۔ ☐ صحیح ☐ غلط

v وہ اسماعیل بزاز کی دکان پر گئے اور رقم میں کمی کر کے ڈیڑھ سو کا سوال ڈالا۔ ☐ صحیح ☐ غلط

vi ماسٹر الیاس نے یونانی حکیم کو اپنی نبض دکھائی۔ ☐ صحیح ☐ غلط

www.ilmkidunya.com

7 درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں:

کوٹھڑی	جذبہ	تنگی ترشی	یک مُشت	مرنجاں مرنج	آب خورہ

8 درج ذیل الفاظ وتراکیب کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں:

الفاظ	معانی	جملوں میں استعمال
دہلیز		
گزر بسر کرنا		
مبالغے سے کام لینا		
سادہ لوح		
مرنجاں مرنج		
گھگھی بندھنا		

9 اشفاق احمد کے افسانہ "محسن محلہ" کے عنوان میں طنز کا پہلو پوشیدہ ہے۔ اُن مقامات کی نشان دہی کریں کہ جہاں سماج ایک سیدھے سادے "ماسٹر صاحب" کو اپنی دنیا کا آدمی نہ سمجھتے ہوئے ہر مقام پر ٹال دیتا ہے۔

10 مندرجہ ذیل پیراگراف کی تشریح کریں اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیں:

دراصل ماسٹر صاحب سیدھے آدمی تھے اور ان کو زمانے کے ساتھ چلنے کا ڈھنگ نہیں آتا تھا۔ کچھ تو ان کی شکل ہی ایسی تھی کہ اسے دیکھ کر لوگوں کے دل میں محبت یا ہمدردی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا تھا اور کچھ ان کی گفت گو اس انداز کی ہوتی تھی کہ کسی کو ان پر یقین نہیں آتا تھا۔ وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے، ہیرا پھیری نہیں کرتے تھے۔ مبالغے سے کام نہیں لیتے تھے۔ شیخی نہیں بگھارتے تھے۔ کسی کو خوف زدہ نہیں کرتے تھے۔

تذکیر وتانیث

تذکیر وتانیث کی دو قسمیں ہیں:

- جاندار اشیا کی تذکیر وتانیث، جو اصلی یا حقیقی تذکیر وتانیث بھی ہے۔
- بے جان اشیا کی تذکیر وتانیث، اسے مجازی یا غیر حقیقی تذکیر وتانیث کہا جاتا ہے۔

حقیقی تذکیر وتانیث کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

www.ilmkidunya.com

انسان کی تذکیر و تانیث اور حیوان کی تذکیر و تانیث، مثلاً:

باپ ۔ ماں	لڑکا ۔ لڑکی	مرد ۔ عورت	شیر ۔ شیرنی

اسم، فعل اور حرف کی پہچان

کلمے کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف

اِسم وہ کلمہ ہے جو، کسی شخص چیز یا جگہ کا نام ہو اور تنہا اپنے معنی دے لیکن اس میں زمانہ اور کام دونوں نہ پائے جائیں۔ جیسے: اسلم، پشاور، دریائے راوی، درہ خیبر وغیرہ۔

فعل وہ کلمہ ہے جو، اکیلا اپنے معنی دے۔ اس میں کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا کسی زمانے (ماضی، حال یا مستقبل) میں پایا جائے۔
مثلاً: ''گیا تھا'' فعل ماضی، ''روتا ہے'' فعل حال اور ''ہنسے گا'' فعل مستقبل ہے۔

حَرف وہ کلمہ ہے جو، اکیلا کچھ معنی نہ دے، بلکہ دوسرے لفظوں سے مل کر معنی دے، جیسے:

سے، میں، کا، پر، کو، تک وغیرہ، مثلاً:

۱۔ یہ گھوڑا شیر خان کا ہے۔ ۲۔ میں نے یہ قلم بازار سے خریدا ہے۔
۳۔ بلّی چھت پر چڑھ گئی۔ ۴۔ باغ میں پھول کھلے ہیں۔

11 درج ذیل جملوں کو غور سے پڑھیں اور ان میں اسم، فعل اور حرف کی نشان دہی کریں:

۱۔ بچّے کھیل رہے ہیں۔ ۲۔ وہ علی کے ساتھ گیا۔
۳۔ درخت ہرے بھرے ہیں۔ ۴۔ پاکستان ایک خوب صورت ملک ہے۔
۵۔ پرندہ اڑ گیا۔ ۶۔ وہ کھانا پکا رہی ہے۔
۷۔ ہم اور تم دوست ہیں۔ ۸۔ میں نے خط لکھا۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- افسانہ ''محسن محلہ'' کی ڈرامائی تشکیل کریں۔
- افسانہ ''محسن محلہ'' کا بنیادی مقصد سماج کے اجتماعی ضمیر کو جھنجھوڑنا ہے، اس پر گفت گو کریں۔
- افسانہ ''محسن محلہ'' پر احمد ندیم قاسمی کے اس شعر کی روشنی میں گفت گو کریں:

عمر بھر سنگ زنی کرتے رہے اہلِ وطن
یہ الگ بات کہ دفنائیں گے اِعزاز کے ساتھ

اشاراتِ تدریس

- طلبہ کو افسانے کے مرکزی اور ذیلی کرداروں کے بارے میں بتائیں۔
- جہد دوری، ایثار اور فلاح و بہبود جیسی اقدار کا رشتہ عملی زندگی سے جوڑیں۔
- افسانہ ''محسن محلہ'' کی ڈرامائی تشکیل میں طلبہ کی مدد اور رہ نمائی کریں۔

www.ilmkidunya.com